رسائل و مسائل

حلال جانور کا بول بطور دوا

چند دن ہوئے بخاری شریف کتاب الطب میرے مطالعہ میں تھی۔ ایک حدیث، جو حضرت انسؓ سے روایت ہے، پڑھنے کا اتفاق ہوا، جس میں آنحضرتؐ نے ایک قبیلہ کو اونٹ کا پیشاب پینے کے لیے کہا۔ یہ قبیلہ اسلام قبول کرچکا تھا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی اور نہ دل اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہے کہ حضورؐ اور پیشاب پینے کی ہدایت۔

ایک عالمِ دین جو ایک دارالعلوم میں حدیث پڑھاتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ مذاہبِ اربعہ میں ایک طبقہ ہے جو ہر حلال جانور کے پیشاب کو حلال کہتا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس حدیث کی اصل پر پوری طرح روشنی ڈالیں تاکہ دل کو اطمینان ہو۔

جس حدیث کے بارے میں آپ نے دریافت کیا ہے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور دوسری کتابوں میں مروی ہے۔ شارحین نے اس کی شرح میں جو کچھ فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ اونٹوں اور دوسرے حلال جانوروں کا پیشاب بطور دوا جائز ہے۔ جس طرح شراب و مسکرات کے ماسوا دوسری نجس اور حرام اشیا کا استعمال اضطراری طور پر بطور علاج جائز ہے۔ فقہائے کرام کی اکثریت کا مسلک یہی ہے۔ جہاں تک اس خاص واقعہ کا تعلق ہے جو اس حدیث میں بیان ہے اس پر میری گزارشات درج ذیل ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا میں کچھ ایسی نمی اور رطوبت تھی، جو باہر سے آنے والے نو واردوں کو راس نہیں آتی تھی۔ صحیح احادیث میں حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ ہجرت کرکے پہنچے تھے تو ان کی بڑی تعداد بخار میں مبتلا ہوگئی۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ کے بارے میں آیا ہے کہ وہ طبیعت کی

ناسازی کے باعث بعض اشعار پڑھتے تھے جو حدیث میں مروی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت عائشہؓ نے یہ صورتحال بیان کی تو آنحضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بخار کی وبا مدینہ سے دور ہوگئی۔ کسی صحابیؓ سے آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم مدینہ کے گردونواح میں جاکر قیام کرو یا اونٹوں کا دودھ یا پیشاب بطور دوا استعمال کرو۔ صحابہ کرامؓ کی تو تمنا ہوتی تھی کہ انہیں پیغامِ اجل آئے تو مدینہ۔النبی میں آئے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد دعا مانگا کرتے تھے کہ **اللھم ارزقنی الشھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلدۃ حبیبک** (اے میرے اللہ مجھے شہادت فی سبیل اللہ عطا فرما اور میری جب موت آئے تو دیارِ حبیب میں آئے)۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر کہتے ہیں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ دونوں دعائیں بیک وقت کیسے قبولیت حاصل کریں گی۔ لیکن جب میرے والد ماجد کو ایک عجمی شقی نے اچانک حملہ کرکے شہید کردیا اور مدینہ منورہ ہی میں آپؓ کی تکفین و تدفین ہوئی تو میں سمجھ گیا کہ دونوں دعائیں کیسے قبول ہوئیں۔ یہ ان صحابہ کرامؓ کی کیفیت تھی جو دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر اور علائق مادیہ سے منہ موڑ کر مدینہ طیبہ کی آغوشِ عاطفت میں آکر پناہ لیتے تھے۔

لیکن اس کے برعکس بعض بدوی اعرابی ایسے بھی ہوتے تھے جو مدینہ میں آکر ٹھہر تو جاتے تھے اور اسلام کا زبانی اقرار بھی کرلیتے تھے مگر ایمان ان کے دل میں راسخ نہیں ہوتا تھا۔ سورۃ الحجرات میں ان کے بارے میں فرمایا گیا' **وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ** (اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں نہیں اترا۔) یہ لوگ کسی وقتی منفعت یا عارضی مضرت کے پیشِ نظر ایمان کا دعویٰ تو کرلیتے تھے لیکن قلبی تعلق و تصدیق اور دلی رسوخ انہیں حاصل نہیں ہوتا تھا۔ عکل و عرینہ کے قبیلے کے جن افراد کا ذکر اس حدیث میں ہے وہ ایسے ہی لوگ تھے۔ قرآن و حدیث میں اس طرح کے کچے ناپختہ اشخاص کا ذکر دوسرے مقامات پر بھی آیا ہے۔ بخاری شریف' بیعۃ الاعراب میں ایسے ہی ایک آدمی کا تذکرہ ہے جس نے بیعت کرلی۔ پھر کہنے لگا کہ مجھے مدینے کی آب و ہوا راس نہیں آئی' مجھے جانے کی اجازت دیجیے۔ اصرار کے بعد جب وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ ایک بھٹی کے مانند ہے جو کھرے کھوٹے میں امتیاز کردیتی ہے۔ عکل و عرینہ کے ان اشخاص کے نفاق و ارتداد کا مزید ثبوت یہ ہے کہ جب انہیں مدینہ منورہ کے باہر سرکاری چراگاہ میں رہنے اور بیت المال کے اونٹوں کے دودھ یا پیشاب کے استعمال کی اجازت دی گئی تو ان درندوں نے اونٹوں کے محافظین کو نہایت شقاوت اور بے دردی سے قتل کردیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جو بدقسمت دربارِ رسالتؐ اور جوارِ نبوتؐ

بقیہ بر صفحہ ۱۵